www.KitaboSunnat.com

ابو شاہد ایم اے

تعارف و تبصرہ کتب

نام کتاب ---------- آداب المریدین
مؤلف ---------- شیخ ضیاء الدین سہروردی
مترجم ---------- محمد عبدالباسط
ناشر ---------- المعارف گنج بخش روڈ لاہور
قیمت ---------- دس روپے

مسلمانوں میں ابتدا سے ایک ایسا گروہ رہا ہے جس کی زندگی یادِ خداوندی اور ریاضت و عبادت کے لیے مخصوص تھی۔ اس گروہ نے دنیوی کشاکش سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور عوام کی انفرادی اصلاح کے لیے وعظ و نصیحت اور عبادت و ریاضت کی تلقین، زندگی کا مقصد بنا لیا تھا۔ ابتداء میں یہ گروہ کسی خاص نام سے موسوم نہ تھا مگر دوسری صدی میں یہ گروہ "گروہِ صوفیہ" اور اس کا مسلک "تصوّف" کہلایا۔

ان بزرگوں کی زندگی کا مقصد قرآن، سنتِ نبوی اور تعاملِ صحابہؓ کی پیروی تھا اور وہ اپنے اختیار کردہ طرزِ عمل کو قرآن و سنت کی احسن تعبیر خیال کرتے تھے۔ جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ تصوّف (احسان و سلوک) کے چشمۂ صافی میں بدعات اور غیر اسلامی عقاید کی کثافتیں شامل ہوتی گئیں اور آج بقول مولانا عبدالماجد دریا بادی :-

" تصوف کی مسخ شدہ شکل یونانی اوہام، ایرانی تعلیمات، ہندی مراسم اور دیگر غیر اسلامی عناصر کا معجون مرکب ہے۔"

قدیم صوفیاء کی کتابوں اور ملفوظات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے پیشِ نظر اسوۂ نبوی کی پیروی اور اس پر مستقل مزاجی کے سوا کوئی مقصد نہ تھا۔ مثلاً خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، سلسلہ چشتیہ کے مسلّم بزرگ تھے۔ ان کے ملفوظات کا مجموعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی نے مرتب کیا۔ اس مجموعہ میں اول سے آخر تک نماز و عبادات کی تاکید اور اتباعِ سنت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر زور دیا گیا ہے۔ وضو وغیرہ کے مسائل میں بعض سنن پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ آج فرائض وضو پر بھی اس قدر پابندی نہیں ہوتی۔

"تاہم بعض صوفیا نے مروجہ نظام ہائے اخلاق وریاست کے اثرات قبول کیے اور تصوف، احسان وسلوک کے بجائے فلسفہ کی حدود میں داخل ہو گیا۔ ابن عربی کی کتب فلسفہ اور یونانی افکار سے مملو ہیں۔ تصوف کے لٹریچر میں فلسفہ اور اخلاق دونوں پہلو بہ پہلو ہیں۔

ڈاکٹر اقبال نے ایک مکتوب میں لکھا ہے:

"تصوف کے ادبیات کا وہ حصہ جو اخلاق وعمل سے تعلق رکھتا ہے نہایت قابل قدر ہے کیوں کہ اس کے پڑھنے سے طبیعت پر سوز وگداز کی حالت طاری ہے فلسفہ کا حصہ محض بیکار ہے اور بعض صورتوں میں میرے خیال میں قرآن کے مخالف"

زیر نظر کتاب "آداب المریدین" کا اردو ترجمہ ہے۔ مؤلف شیخ ضیاء الدین سہروردی چھٹی صدی ہجری کے بلند مرتبہ اہل علم ونظر تھے۔ سلسلہ سہروردیہ کے بانی شیخ شہاب الدین سہروردی ان کے بھتیجے تھے۔ ان کی یہ کتاب صوفیا کے حلقوں میں بطور نصاب پڑھی جاتی ہے خواجہ گیسو دراز نے اس کتاب کا ترجمہ کئی بار فرمایا اور یہ کتاب اکثر ان کے زیر مطالعہ رہتی تھی۔

کتاب کے مطالعہ سے صوفیائے کرام کے اعتقادات اور سلوک کے آداب معلوم ہوتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں اور چھٹی صدی ہجری میں تصوف کا مفہوم کیا تھا اور صوفیہ کیا طریق کار اختیار کیے ہوئے تھے۔

کتاب ۲۴ فصول پر مشتمل ہے اور صوفیہ کا نقطۂ نظر شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے۔ "آداب سماع" پر نسبتاً طویل فصل ہے۔ سماع کے بارے میں خود صوفیاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک جماعت تو سماع کی سرے سے مخالف ہے اور اس عمل کو حرام قرار دیتی ہے جو جماعت سماع کی قائل ہے ان کے نزدیک بھی سماع کچھ پابندیوں کا متقاضی ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ نے اپنی تالیف "کشف المحجوب" میں ان کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ "آداب المریدین" کا مؤلف بھی ان پر روشنی ڈالتا ہے۔

سماع صرف اس شخص کے لیے جائز ہے جس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو لیکن جس کا نفس زندہ اور دل مردہ ہو تو اس کے لیے جائز نہیں ص۱۰۳

سماع ایک ایسی چکنی پھسلنے والی زمین ہے جس پر صرف علماء کے قدم ہی ثابت رہ سکتے ہیں ص۱۰۴

سماع میں مشائخ لڑکوں کی موجودگی کو ناپسند کرتے ہیں ص۱۰۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ